
LUCKNOW
1929

توجہ شرائط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا، بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ اودھ پنچ صرف اپنی بشاشت پر قانع اور مشغولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منھ نہ بنائیے۔ دو چار کی پر تیوریاں نہ چڑھائیے اس لیے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی بہتات۔ بات بات کی بشاشت بے روک ٹوک۔ عبارت کی شستگی، صحیح تاریخی واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونہ کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیے۔ اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشا مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیج کر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ناچیز شاہد سلامت۔ ہندوستان بھر کا ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام درم نہیں تو قدمے کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دینا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کاؤ گپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے در تک پہنچانے پر نیازمند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں۔ ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جن کو خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی جوابیہ کا جواب ملنا چاہیے جبکہ روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تعریض ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ مضامین عبیر نمبر ۱۴

۱۵ اپریل [illegible]

"بانِ سخن"

مشہور شاعر میر حسن مرحوم مصنف مثنوی سحرالبیان یعنی افسانہ [illegible] بے نظیر [illegible] [illegible] کے [illegible] تھے ان کے والد میر حسن کا [illegible] ایک شاعر [illegible] [illegible] کا حصہ انھوں نے اپنے والد [illegible] میر غلام حسین مرحوم سے [illegible] پایا تھا۔

میر غلام حسین مرحوم [illegible] عالم ہونے کے علاوہ [illegible] [illegible] [illegible]

چنانچہ میر حسن مرحوم اپنی مثنوی کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:-

"[illegible] [illegible] شاعری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]"

درحقیقت ظرافت میں شوخی کا مادہ زیادہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اپنی ذات کو [illegible] [illegible] پیش کرتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میر غلام حسین مرحوم کا [illegible] [illegible] تذکرہ نویسوں نے نقل کیا ہے۔

میر حسن کا کلام [illegible] شوخی [illegible]

میر حسن مرحوم دہلی سے بتلاش روزگار لکھنؤ آئے میر محمد تقی میر اور مرزا رفیع سودا کے شاگرد ہوئے۔ [illegible] [illegible] استاد [illegible] تھے میر [illegible] [illegible] [illegible] سودا کی [illegible] [illegible] جواب پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ [illegible] [illegible] سخن پر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صنعت انسان دکھا سکتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔ غالباً ان دو استادوں کی طبیعت کا رنگ بھی میر حسن مرحوم کے آبائی قدرت سخن میں شریک ہو گیا۔

ہم اس مضمون کے ذیل میں [illegible] [illegible] ظرافت کے نمونے پیش کرنا چاہتے ہیں

"پھول اور دل پھول"

"پھول" کلمۂ [illegible] "دل پھول" کلمۂ انکار ہے۔ اس غزل میں اقرار و انکار کا تماشا [illegible] [illegible] دکھلاتے ہیں [illegible] [illegible] معلوم ہوگا [illegible] [illegible] معشوق کی صحبت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی ہے:-

[illegible]	[illegible] لگا کہنے ادھر
[illegible]	[illegible] لگا کہنے ادھر

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] اور دیکھا تو وہ کیا اور پیش کیا جائیگا

میر حسن مرحوم دہلی سے ترک وطن کرنے کے بعد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فیض آباد [illegible] [illegible] [illegible] تھے۔ [illegible] میر حسن کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھے۔

حمد [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] ایک مثنوی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لکھتے ہیں سے

[illegible] کیا زبانی	[illegible] سب راز نہانی
دلوں کے بھید سے تو ہی ہے آگاہ	تو ہی اس دو [illegible] کا عالم ہے
ثنا و حمد تیری کب بیاں ہو	[illegible] [illegible]
کروں کیا کیا ادا شکر ان نعمت	کرامت کی مجھے الوان نعمت
کیا محروم کو دولت سے [illegible]	[illegible] دی مجھے دولت [illegible]
سخن کا وہ دیا تو نے مجھے گنج	[illegible] [illegible] دولت میں کبھی رنج
زباں دی مری [illegible] بیانی	مثال شمع [illegible] سوز نہانی
رکھا [illegible] [illegible]	مجھے دی باغ گلستان سخن میں
کرامت [illegible] [illegible]	اسی دنیا میں [illegible] [illegible]

نعت

محمد وہ کہ ہے فخر دو عالم	جہاں تک [illegible] [illegible] [illegible]
کہے نعت [illegible] [illegible]	کرے [illegible] [illegible] بیاں سے
وہی مقصود ہے دونو جہاں کا	وہی [illegible] [illegible]
[illegible] شیر اللہ	[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]	[illegible] [illegible]

[illegible]

ہے نکتہ نئی کل کا جو رب سے ‏— خدا بندہ اوسے اپنا کہے

اظہار حال خود

پلا ساقی مجھے پیالہ شرابی — کہ اس گردش نے کی خانہ خرابی
جو آوارہ ہوں ہندوستاں سے — قضا نے سب ہی [illegible]
کہ تھا اک ہندوستاں کا بلبل — ہوئی اوس کی جدائی سخت مشکل
[illegible] — [illegible] تھی
[illegible] کہنے کو آ! — [illegible] جدائی نے ستایا!
[illegible] — قفس میں [illegible] صید گرفتار
[illegible] — [illegible] گیا دل
[illegible] — [illegible]
[illegible] مضطرب حال — [illegible] نقش قدم کی طرح پامال
[illegible] — [illegible]
[illegible] — چلا آتا تھا [illegible]
شگفتہ تھا [illegible] — کہ [illegible]
کسی سے [illegible] — [illegible] عشق [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — کبھی برسات میں [illegible]
کسی [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
یہ شغل سیر [illegible] — اور ان کے [illegible]
[illegible] آشنا ہیں — اگرچہ ان دنوں مجھ سے جدا ہیں
[illegible] — ہم [illegible] صحبت
[illegible] — [illegible]
کوئی [illegible] دکھاتی — کوئی آواز [illegible] سناتی
کوئی [illegible] — کوئی [illegible]
جہاں [illegible] — وہاں [illegible]
کوئی [illegible] — کہ [illegible]
کوئی [illegible] — کوئی [illegible] جان
کوئی [illegible] — کوئی [illegible]
کوئی [illegible] — کسی کو کوئی [illegible]
[illegible] — مجھے [illegible] کیا تھا
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
کوئی بیٹھا کہیں کوئی کھڑا تھا — کسی کا منتظر کوئی پڑا تھا

ہوئی گم جو شمع اپنا لکھے سے | فرض کر راہ میں گر [illegible]
[illegible]

کسی کا آسماں پر گھر ہوا ہے | کسی کا جھونپڑا تحت الثریٰ میں
[illegible]

"درد لکھنؤ"

مے آساتی زمرد فام مینا | بٹھا جلسے میں ساغر کے نگینہ
[illegible]

کہاں اس اسیر کے قابل نصیب تھا ۔۔۔ کہ ہو کر دیکھے وہاں کا تماشا
[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ہندوستان کے ۔۔۔ [illegible] وہاں کے
[illegible] ۔۔۔ کہ جسے کی یہاں ملی اقامت
[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ بتائی لکھنؤ کی ایک عورت
[illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] خرم و شاد ۔۔۔ [illegible] آباد

(باقی آئندہ)

نوٹ:- [illegible] لکھنؤ [illegible] مبارک دکھانے کے بعد [illegible] عورت اور [illegible] حکومت [illegible] دیکھ کے [illegible] اقامت [illegible] فارسی [illegible] الفاظ [illegible] زبان [illegible] لیکن [illegible] اس سادہ زبان میں [illegible] کے داخل ہوتے ہی [illegible]۔

بہر حال [illegible] لکھنؤ [illegible] قابل [illegible] نہیں [illegible] شکر ہے۔

[illegible]

پر لطف و ظریف ہفتہ وار اخبار [illegible] لکھنؤ

[illegible] ہفتہ وار [illegible] ظرافت کا [illegible] ہندوستانی [illegible] اخبار [illegible] مستانہ [illegible] مطالعہ کریں [illegible] سالانہ چندہ [illegible] نمونہ [illegible] مفت [illegible] طلب کریں۔

ضرورت

[illegible] ٹیلیگراف [illegible] کام [illegible] سیکھنا چاہیں [illegible] طلب کریں۔

امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

نصیحت بنام مسز سلیمان

([illegible])

[illegible] صاحب [illegible] ہندوستان [illegible] انگریزی [illegible] ہندوستانی [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible] تھا [illegible] ہوا۔

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible] تقریر [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب کا اصل مطلب [illegible] سمجھے۔ [illegible]

[illegible] مسلم [illegible] کے عنوان سے [illegible] تعلیم کا رواج [illegible]



فروغِ شعلۂ خس یک نفس ہے "

مسٹر چرچل۔ گھر پھونک تماشا دیکھنے کی شہر میں پسند آتی ہو۔ پہلے عام اراضی کے درجہ پر غور کرو "

جو صاحب پنساری۔ عطار یا عطر والوں کے دس صحیح پتے حافظ میاں محمد رفیع صاحب باغ لکھنؤ کو دینگے انکو ۱۰ شیشہ عمدہ عطر مفت دیا جائیگا۔



تہذیب جدید ۔ آوارہ اور تصویروں کا مطالعہ فرمائیے ۔ ادھر آج کل جو ترقی ہے اس کا تو ذکر کیا آپ کو ترقی کسی نئے رنگ کی نہیں ہوتی کسی ترقی یافتہ قوم سے تہذیب اخذ کرتے ہوئے اور ہم اپنی تہذیب کو ترقی کی نظر سے دیکھتے ہیں بہت ہی کم ہوتی ہے ۔ اگر آرام طلبی کے سامان بہم پہنچانے کو ترقی کہتے ہیں تو ترقی اور جفاکشی کی ضرورت نہیں جب گھر میں آسائش کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے واسطے دولت موجود ہو تو بے تکلف دولت ہم کو محنت کرنے اور کمانے کی فکر سے روکتی ہے اور طبیعت نہایت آرام طلب ہوتی ہے ۔ اس کا ایک ہی نتیجہ تمام دنیا میں ہے ۔ بیکاری ۔ وقتی اور لذات میں مشغول رہنا ۔ اب خیال فرمائیے کہ وہ کیسے لوگ ہوں گے جو بیکار ہیں سے محنتی اور جفاکش ہیں ۔ بیکاری نے کیا کیا کیا ۔ ایک دن بھی ذرا اطمینان سے بیٹھ کر دیکھیے کہ کس طرح نوجوان بگڑ جاتے ہیں ۔

مرد باہر کام کاج مزدوری محنت کرتے ہیں اور عورتیں گھروں میں کام کرتی ہیں ۔ چونکہ اتنی سی بات ہے کہ گھر کی چار دیواری میں رہ کر وہ بیکاری میں مبتلا نہیں ہوتیں ۔ اس میں شک نہیں کہ پابندی کسی دستور کی پابندی سے حاصل ہو جاتی ہے ۔

ان سب عورتوں کو سائنس سے دلچسپی کی اطلاعات پر خواہ مخواہ مجبور کرتے ہیں ۔ اس کے لئے تو سلسلہ برابر جاری ہے ۔ یہ سمجھنا ایسا عام ہو گیا ہے کہ والے بھی کہتے ہیں ۔ حضرت وہ ہو گیا جو سائنس اور سنسر کی اطلاعات نہ کرے ۔ سب سے بڑا ملک تو مزید اور تھے ۔ جنوں نے ہو کا زور جو ڈالا کیا کرتے ہیں کہ ہر ایک وقت تو کہ کاری بھی کی جاتی ہے

کوئی کتاب ہو کہ رسالہ جات کی ہو ۔ کوئی تمدن کی نئی تعلیم ہو ۔ نئی تہذیب سے واقف نہیں ۔ پرانی رسم و رواج والوں کی سی باتیں کرتا ہو ۔ کوئی صاحب اعتراض کرتے ہیں ۔ وجہ یہ ہے کہ کوئی صاحب اپنے مضمون بیان فرمائیں تو جب سے یہ دعوے ہیں اور فی الحال بیچ میں بالکل غلط مضمون ہیں ۔ بہت سی باتیں کا جواب تو دے سکا ۔

بچ صاحب نیا اردو ڈرامہ کسی ملک میں جائز نہیں کہ آرٹ دیکھا کرتی تو پیا نہیں ۔ ” جدید تہذیب کی نسبت اخلاق کے مقابلے میں بھی نقصان ہے ۔ تم سمجھو کہ جدید تہذیب اس لیے میرے سامنے نئی تہذیب کی کوئی صورت نظر نہیں ۔ میرے خیال کو کوئی لڑکی گھر کی چار دیواری میں بیکار رہتی ہے ۔ معاملات کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ جو کچھ تمہاری ذہنیت ہے کہا ہے حالانکہ اصل میں یہ بات صاحبہ کی حیثیت سے تمہاری مدد میں غلطی کی ہے اور دوسری کی تحقیق کرنے کے لیے کتاب کے قرض کے لحاظ سے یہ میں نے اپنے طور پر ایسا انتخاب کیا جو مناسب تھا ۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی بات تمہارے مزاج کے خلاف میرے قلم سے نکل گیا ہو تو درگذر کرنا ۔ اس کے بعد میرے ساری صاحبہ



۔۔۔ کے ساتھ کے لئے ۔۔۔ رسالوں تصویر سے وہ خاک گزرتی ہیں جس میں صورت پوری اتری ہو ۔ مستر بیچ کی ۔۔۔ کی صورت کے رنگ ہیں اپنی ہی صورت ہو جاتی تھی ۔ ان کی تعریف بیجا ہوتا

شادی کی کریں تو جہیز بھی تو وہ ادا کر دیں گے ۔ مگر یہ مثال ملک ہی کی سے ۔ کو جہیز نہیں ہے ۔ آرٹ سے ۔۔۔ لطیف ہی پیدا ہو ۔ جاؤ اس اپنا سر کھاؤ نہیں ۔

کتنی گزرے ایک بار کہو تو مضمون کبھی ختم نہ ہو ۔

اردو پنچ کے دفتر میں کچھ صحرائی لفظ سیے مضمون کے متعلق جو کچھ بھی نے نقل دیکھا

محدود ہیں کہ پابندی سے زیادہ وہ سب عورتوں کی پابندی اپنا رکھتی ہیں ۔ اور یہ اخلاق اگر عورتیں حاصل کریں تو دستور کی پابندی تو ہو جاتی ہے ۔ چنانچہ صاحب کے بعض خطوط کے جواب میں چند ہیں جو اب دینا ہو گا ۔ چونکہ بہتر ہو گا ۔

(۱) جہیز ۔۔۔ (۲) ۔۔۔ اپنے ایک اعمال ۔۔۔

(۳) ۔۔۔

کیا کرتے تھے

نوشتہ باد سیہ بر سفید
نوشتہ و مصیبت فرد امید

اس کے ساتھ ہی اگر میری کوئی بات تمہارے دل کو لگ گیا
تمہیں رنج ہوا ہو تو مولانا اردو پنچ کے ذریعے سے مجھے اطلاع دو
سلام ہو کہ تمہاری تشفی کر دوں گی فقط

راقمہ

۔۔۔

مولانا [illegible] کی نوٹ بک

[illegible]

[illegible]

حسن قیادت

[illegible]

[illegible]